

# یا جوج ماجوج

یا جوج ماجوج دو قویں ہیں جن کا پہلی کتابوں میں ذکر ہے اور اس نام کی یہ وجہ ہے کہ وہ اچھے سے یعنی آگ سے بہت کام لیتی اور زمین پر ان کا بہت غلبہ ہو جائیگا اور ہر ایک بندہ کی مالک ہو جائیگی۔ تب اسی زمانہ میں آسمان سے ایک بڑی تبدیلی کا انتظام ہوگا اور صلح اور رشتی کے دن ظاہر ہونگے۔

(یلکچر سیالکوٹ ص ۱۲۴)

میں نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ مسیح موعود کا یا جوج ماجوج کے وقت میں آنا ضروری ہے۔ چونکہ اچھے آگ کو کہتے ہیں جس سے یا جوج ماجوج کا لفظ مشتق ہے۔ اس لئے جیسا کہ خدا نے مجھے سمجھایا ہے یا جوج ماجوج وہ قوم ہے جو تمام قوموں سے زیادہ دنیا میں آگ سے کام لینے میں استاد بلکہ اس کام کی موجد ہے اور ان ناموں میں یہ اشارہ ہے کہ ان کے جہاز ان کی بربتیں ان کی کلیں آگ کے ذریعہ سے چلیں گی۔ اور ان کی لڑائیاں آگ کے ذریعہ سے ہوں گی۔ اور وہ آگ سے خدمت لینے کے فن میں تمام دنیا کی قوموں سے فائق ہوں گے۔ اور اسی وجہ سے وہ یا جوج ماجوج کہلائیے۔ سو وہ یورپ کی قویں میں جو آگ کے فنوں میں ایسے ماہر اور چابک اور یکتائے روزگار ہیں کہ کچھ بھی ضرور نہیں کہ اس میں زیادہ بیان کیا جائے۔ پہلی کتابوں میں بھی جو بنی اسرائیل کے نبیوں کو دی گئیں یورپ کے لوگوں کو یہی یا جوج ماجوج ٹھہرایا گیا ہے بلکہ ماسکو کا نام بھی لکھا ہے جو قدیم پایہ تخت روس تھا۔ سو مقرر ہو چکا تھا کہ مسیح موعود یا جوج ماجوج کے وقت میں ظاہر ہوگا۔

(ایام الصلح ص ۱۸۲-۱۸۳)

قرآن شریف میں ایک اور بھی پیشگوئی ہے جو جسمانی اجتماع کے بعد روحانی اجتماع پر دلالت کرتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ وَتَرَكُنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ وَتَلْخُ فِي الصُّورِ فَجَمَعَهُمُ جَمْعًا يَعْنِي ان آخری دنوں میں جو یا جوج ماجوج کا زمانہ ہوگا دنیا کے لوگ مذہبی جھگڑوں اور لڑائیوں میں مشغول ہو جائیں گے اور ایک قوم دوسری قوم پر مذہبی

رنگ میں ایسے حملے کریں گے جیسے ایک موج دریا دوسری موج پر پڑتی ہے اور دوسری لڑائیاں بھی ہوں گی۔ اور اس طرح پر دنیا میں بڑا تفرقہ پھیل جائیگا اور بڑی پھوٹ اور بغض اور کینہ لوگوں میں پیدا ہو جائیگا اور جب یہ باتیں کمال کو پہنچ جائیں گی تب خدا آسمان سے اپنی قرنا میں آواز پھونک دیگا یعنی مسیح موعود کے ذریعہ سے جو اس کی قرنا ہے ایک ایسی آواز دنیا کو پہنچائیگا جو اس آواز کے سننے سے سعادتمند لوگ ایک ہی مذہب پر اکٹھے ہو جائیں گے اور تفرقہ دور ہو جائیگا۔ اور مختلف قومیں دنیا کی ایک ہی قوم بن جائیں گی۔ اور پھر دوسری آیت میں فرمایا: **وَ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا عَرْضًا**۔ اور اُس دن جو لوگ مسیح موعود کی دعوت کو قبول نہیں کریں گے ان کے سامنے ہم جہنم کو پیش کریں گے یعنی طرح طرح کے عذاب نازل کریں گے جو جہنم کا نمونہ ہونگے۔ اور پھر فرمایا: **الَّذِينَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَنِ ذِكْرِنَا وَ كَانُوا لَا يَسْمَعُونَ سَمْعًا** یعنی وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ مسیح موعود کی دعوت اور تبلیغ سے ان کی آنکھیں پردہ میں رہیں گی اور وہ اس کی باتوں کو سن بھی نہیں سکیں گے اور سخت بیزار ہونگے۔ اس لئے عذاب نازل ہوگا۔ **اسجگہ صومرا** کے لفظ سے مراد **مسبیم موعود** ہے کیونکہ خدا کے نبی اُس کی صورت ہوتے ہیں یعنی قرنا جن کے دلوں میں وہ اپنی آواز پھونکتا ہے۔ یہی محاورہ پہلی کتابوں میں بھی آیا ہے کہ خدا کے نبیوں کو خدا کے قرنا قرار دیا گیا ہے۔ یعنی جس طرح قرنا بجانے والا قرنا میں اپنی آواز پھونکتا ہے۔ اسی طرح خدا ان کے دلوں میں آواز پھونکتا ہے اور یا جوج ماجوج کے قرینہ سے قطعی طور سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ قرنا مسیح موعود ہے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ سے یہ امر ثابت شدہ ہے کہ یا جوج ماجوج کے نانہ میں ظاہر ہونے والا مسیح موعود ہی ہوگا۔

اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ جبکہ ایک طرف بائبل سے یہ امر ثابت شدہ ہے کہ یوحنا عیسائی فرتے ہی یا جوج ماجوج ہیں اور دوسری طرف قرآن شریف نے یا جوج ماجوج کی وہ علامتیں مقرر کی ہیں جو صرف یورپ کی سلطنتوں پر ہی صادق آتی ہیں۔ جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ وہ ہر ایک بلندی پر دعوتیں گے یعنی سب طاقتوں پر غالب ہو جائیں گے اور ہر ایک پہلو سے دنیا کا عروج ان کو بل جائیگا۔ اور حدیثوں میں بھی یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ کسی سلطنت کو ان کے ساتھ تاب مقابلہ نہیں ہوگی۔ پس یہ تو قطعی فیصلہ ہو چکا ہے کہ یہی تو ہیں یا جوج ماجوج ہیں اور اس سے انکار کرنا سراسر محکم اور خدا تعالیٰ کے فرمودہ کی مخالفت ہے۔ اس میں کس کو کلام ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے قول کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے موافق یہی قومیں ہیں جو اپنی دیوی طاقت

میں تمام قوموں پر فوقیت سے لگی ہیں۔ جنگ اور لڑائی کے دلچسپ اور ملکی تدابیر کے امور میں دنیا میں ان کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا اور انہیں کی کلوں اور ایجادوں نے کیا لڑائیوں میں اور کیا کئی قسم کے دنیا کے آرام کے سامانوں میں ایک نیا نقشہ دنیا کا ظاہر کر دیا ہے اور انسان کی تمدنی حالت کو ایک تحریر انگیز انقلاب میں ڈال دیا ہے اور تدبیر امور سیاست اور درستی سامان رزم بزم میں وہ یدِ طولی دکھلایا ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی زمانہ میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔

پس خدا کے بندگ نبی کی پیشگوئی سے صدہا سال بعد جو واقعہ اس پیشگوئی کی مقرر کردہ علامتوں کے موافق ظہور میں آیا ہے وہ یہی واقعہ یورپین طاقتوں کا ہے۔ سو جس طور سے خدا نے یا جوج ماجوج کے معنی ظاہر کر دیئے اور جس قوم کو موجودہ واقعہ نے ان علامات کا مصداق ٹھہرا دیا اس کو قبول نہ کرنا ایک کھلے کھلے حق سے انکار کرنا ہے۔ یوں تو انسان جب انکار پر اصرار کرے تو اس کا منہ کون بند کر سکتا ہے لیکن ایک منصف مزاج آدمی جو طالب حق ہے وہ ان تمام امور پر اطلاع پا کر پورا اطمینان اور تلخ صدر سے گواہی دیگا کہ بلاشبہ یہی تو ہیں یا جوج ماجوج ہیں۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۷۵-۸۰)

حیثوں میں بظاہر یہ تناقض پایا جاتا ہے کہ سیح موعود کے مبعوث ہونے کے وقت ایک طرف تو یہ بیان کیا گیا ہے کہ یا جوج ماجوج تمام دنیا میں پھیل جائیں گے اور دوسری طرف یہ بیان ہے کہ تمام دنیا میں عیسائی قوم کا غلبہ ہوگا۔ جیسا کہ حدیث یکسر الصلیب سے بھی سمجھا جاتا ہے کہ صلیبی قوم کا اس زمانہ میں بڑا عروج اور اقبال ہوگا۔ ایسا ہی ایک دوسری حدیث سے بھی یہی سمجھا جاتا ہے کہ سب سے زیادہ اس زمانہ میں رومیوں کی کثرت اور قوت ہوگی یعنی عیسائیوں کی۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ سے زیادہ اس زمانہ میں رومی سلطنت عیسائی تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ بھی قرآن شریف میں فرماتا ہے غَلَبَتِ الرَّومُ فِي آخِرِ الْأَيَّامِ دَهْرَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَبْعِينَ سَنَةً - اسجگہ بھی روم سے مراد عیسائی سلطنت ہے۔ اور پھر بعض احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سیح موعود کے ظہور کے وقت دجال کا تمام زمین پر غلبہ ہوگا اور تمام زمین پر بغیر مکہ معظمہ کے دجال محیط ہو جائیگا۔

اب کوئی مولوی صاحب بتلاویں کہ یہ تناقض کیونکر دور ہو سکتا ہے۔ اگر دجال تمام زمین پر محیط ہو جائیگا تو عیسائی سلطنت کہاں ہوگی۔ ایسا ہی یا جوج ماجوج جن کی علم سلطنت کی قرآن شریف خبر دیتا ہے وہ کہاں جائیں گے۔ سو یہ غلطیاں ہیں جن میں یہ لوگ مبتلا ہیں۔ جو ہمارے مکلف اور مکذاب ہیں واقعات ظاہر کر رہے ہیں کہ یہ دونوں صفات یا جوج ماجوج اور دجال ہونے کے یورپین قوموں میں

موجود ہیں کیونکہ یا جوج ماجوج کی تعریف حدیثوں میں یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کے ساتھ لڑائی میں کسی کو طاقت مقابلہ نہیں ہوگی اور مسیح موعود بھی صرف دُعا سے کام لینگا۔ اور یہ صفت کلمے کلمے طور پر یورپ کی سلطنتوں میں پائی جاتی ہے اور قرآن شریف میں اس کا مصدق ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے

دَهْرَمَتٍ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ۔ اور دجال کی نسبت حدیثوں میں یہ بیان ہے کہ وہ دجل سے کام لے گا اور مذہبی رنگ میں دنیا میں فتنہ ڈالینگا۔ سو قرآن شریف میں یہ صفت عیسائی پادریوں کی بیان کی گئی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے يَحْمِرُونَ الْكَلِمَةَ عَن مَّوْاجِبِهَا۔ اس تقریر سے ظاہر ہے کہ یہ تینوں ایک ہی ہیں۔ اسی وجہ سے سورۃ الفاتحہ میں دائمی طور پر یہ دعا سکھلائی گئی کہ تم عیسائیوں کے فتنہ سے پناہ مانگو۔ یہ نہیں کہا کہ تم دجال سے پناہ مانگو۔ پس اگر کوئی اور دجال ہوتا جس کا فتنہ پادریوں سے زیادہ ہوتا تو خدا کی کلام میں بڑا فتنہ چھوڑ کہ تیا مت تک یہ دعا نہ سکھلائی جاتی کہ تم عیسائیوں کے فتنہ سے پناہ مانگو۔ اور یہ نہ فرمایا جاتا کہ عیسائی فتنہ ایسا ہے کہ قریب ہے کہ اس سے آسمان پھٹ جائیں۔ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں بلکہ یہ کہا جاتا کہ دجالی فتنہ ایسا ہے جس سے قریب ہے کہ زمین و آسمان پھٹ جائیں۔ بڑے فتنہ کو چھوڑ کر چھوٹے فتنہ سے ڈانا بالکل غیر معقول ہے۔

( چشمہ معرفت صفحہ ۷۷-۷۹ حاشیہ )